



الصَّمَامُ  
عَلَى مُشَكِّبٍ فِي آيَةِ عُلُومِ الْأَرْحَامِ

ماں کے پیٹ  
میں کیا ہے

تصنیف لطیف :-

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

## الصمصام علی مشکک فی آیۃ علوم الارحام

ماں کے پیٹ میں

کیا ہے؟

[www.alahazratnetwork.org](http://www.alahazratnetwork.org)

تصنیف: اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

پیش کش:

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

E-mail: [fikrealahazrat@yahoo.com](mailto:fikrealahazrat@yahoo.com)

برائے:

[www.alahazratnetwork.org](http://www.alahazratnetwork.org)

---

نام کتاب : الصمصام علی مشکک فی ایتة علوم الارحام

تصنیف : اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا خان بریلوی

کمپوزنگ : راؤ فضل الہی رضا قادری (ڈیجیٹل ڈیپارٹمنٹ)

ٹائٹل وویب لے آؤٹ : راؤ ریاض شاہد رضا قادری (ڈیجیٹل ڈیپارٹمنٹ)

زیرنگرانی : راؤ سلطان مجاہد رضا قادری (ڈیجیٹل ڈیپارٹمنٹ)

پیش کش:

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

E-mail: fikrealahazrat@yahoo.com

برائے:

www.alahazratnetwork.org



## ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء:-

حضرت اقدس قبلہ و کعبہ مدظلہ، دست بستہ تسلیم رسانی کے بعد التجا ہے ایک ضروری مسئلہ جلد اندر ہفتہ مدلل و مکمل عقلی و نقلی طور پر لکھ کر مسلمان کی جان بلکہ ایمان کی حفاظت کیجئے عند اللہ ماجور ہو گئے۔  
ایک پادری کا کہنا ہے کہ قرآن میں ہے کہ پیٹ کا حال کوئی نہیں جانتا کہ بچہ ذکور سے ہے یا اناث سے ہے حالانکہ ہم نے ایک آلہ نکالا ہے جس سے سب حال معلوم ہو جاتا ہے اور پتہ ملتا ہے۔  
کمترین خادمان عبد الوحید حنفی الفردوسی منتظم عفا اللہ تعالیٰ عنہ

### فتویٰ

www.alahazratnetwork.org

### بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي لا يخفى عليه شئ في الارض ولا في السماء - هو الذي يصوركم في الارحام كيف يشاء - والصلوة والسلام على خاتم الانبياء - الاتي بكتاب مبين فيه رحمته وشفاء - وما حظ الكافرين منه الا نقمة و شقاء - وعلى اله وصحبه البراة الا تقياء - الذين هم في بطون امها تهم سعداء - ماجن جنين في ظلمات ثلاث بين غشاء و غطاء - امين -

### الجواب

مولانا حامی سنت حاجی بدعت اکرمکم اللہ تعالیٰ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ جل و علا سورہ آل عمران شریف میں ارشاد فرماتا ہے:-

إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

بیشک اللہ پر کوئی چیز چھپی نہیں زمین میں اور آسمان میں وہی ہے جو تمہارا

نقشہ بناتا ہے ماں کے پیٹ میں جیسا چاہے۔  
کوئی سچا معبود نہیں مگر وہی زبردست حکمت والا  
سورہ رعد شریف میں فرماتا ہے:-

اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيصُ الْأَرْحَامُ وَمَا  
تَزْدَادُ ط وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ۝ عَلِيمُ  
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ۝  
اللہ جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں رکھتی ہے ہر مادہ اور جتنے سمٹتے ہیں پیٹ اور  
پھلتے یا جو کچھ گھٹتے ہیں اور جو کچھ بڑھتے اور ہر چیز اس کے یہاں ایک  
انداز سے ہے۔ جاننے والا چھپے اور عیاں کا سب سے بڑا بلندی والا  
سورہ حج شریف میں فرماتا ہے:-

وَنُقْرِئُكَ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى  
اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں مادہ کے پیٹ میں جو کچھ چاہیں  
ایک مقررہ وعدے تک  
سورہ لقمان شریف میں فرماتا ہے:-

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ج وَيَعْلَمُ مَا فِي  
الْأَرْحَامِ ط وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي  
نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ط إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝  
بیشک اسی کے پاس ہے علم قیامت کا اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کسی  
مادہ کے پیٹ میں ہے۔ اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کسی کو  
اپنی خبر نہیں کہ کہاں مرے گا بے شک اللہ ہی ہے جاننے والا خبردار  
اور سورہ ملکہ شریف میں فرماتا ہے:-

وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا ط وَمَا  
تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَلَا  
يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا



فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ○  
اللہ نے بنایا تمہیں مٹی سے پھر مٹی سے پھر کیا تمہیں جوڑے۔ اور نہیں  
گا بھن ہوتی کوئی مادہ اور نہ جنے مگر اس کے علم سے۔ اور نہ عمر دیا جائے  
کوئی عمر والا اور نہ گھٹایا جائے اسکی عمر سے مگر سب لکھا ہے ایک نوشتہ میں  
بیشک یہ سب اللہ کو آسان ہے  
سورہ حم السجدہ شریف میں فرماتا ہے:-

إِلَيْهِ يُرْدُ عِلْمُ السَّاعَةِ ط وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ  
مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أَثْقَالٍ وَلَا تَصْعُقُ إِلَّا بِعِلْمِهِ  
اللہ ہی کی طرف پھیرا جاتا ہے علم قیامت کا اور نہیں نکلتا کوئی پھل اپنے  
خلاف سے اور نہ پیٹ رہے کسی مادہ کو اور نہ جنے مگر اس کی آگاہی سے  
سورہ النجم شریف میں فرماتا ہے:-

هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ  
أُمَهَاتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى ○  
اللہ خوب جانتا ہے تمہیں جب اس نے بنایا تم کو زمین سے اور جب تم چھپے  
ہوئے تھے ماں کے پیٹ میں۔ تو آپ اپنی جان کو سھترانہ کہو  
اسے خوب خبر ہے کون پرہیز گار ہوا

آیات کریمہ میں مولیٰ سبحان و تعالیٰ اپنے بے پایاں علوم کے بے شمار اقسام سے ایک بہل قسم کا بہت اجمالی ذکر  
فرماتا ہے۔ کہ ہر مادہ کے پیٹ میں جو کچھ ہے سب کا سارا حال پیٹ میں رہتے وقت اور اس سے پہلے ۲ اور پیدا ہوتے ۳  
اور پیٹ میں رہتے ۴ اور جو کچھ اس پر گزرا اور گزرنے والا ہے۔ جتنی بے عمر پائے گا جو کچھ ۵ یہ کام کرے گا جب تک  
پیٹ ۶ میں رہے گا۔ اس کا اندورنی ۷۔ ایرونی ایک ایک عضو ایک ایک پرزہ جو صورت دیا گیا یا جو دیا جائے گا ہر ہر و نکلا ۸ جو  
مقدار مساحت وزن پائے گا۔ بچے کی لاغری، فربہ، غذا، حرکت خفیفہ، زائدہ، انبساط، انقباض، اور زیادت و قلت خون،  
طمٹ و حصول فضلات و ہوا اور رطوبات وغیرہا کے باعث آن آن پر پیٹ جو سمٹتے پھلتے ہیں غرض ذرہ ذرہ سب اسی کو

- ۱ سورہ المٹکہ۔ حم ۲ سورہ والنہار ۳ سورہ فاطر و حم السجدہ ۴ سورہ رعد و لقمان و النجم  
۵ سورہ حج از شروع کریمہ و سورہ المٹکہ و سورہ والنجم ۶ سورہ لقمان و النجم ۷ سورہ فاطر  
۸ سورہ والنجم ۹ سورہ حج ۱۰ سورہ آل عمران ۱۱ سورہ رعد ۱۲ سورہ رعد

معلوم ہے۔ ان میں نہ کہیں تخصیص ذکر و انوث کا ذکر نہ مطلق علم کی نفی و حصر تو یہ مہمل و محتل اعتراض پادر ہوا کہ بعض پادریان پادر بند ہوا کی تازی گڑھت ہے، اس کا اصل منشا معنی آیات میں بے فہمی محض یا حسب عادت دیدہ و دانستہ کلام الہی پر افترا و تہمت ہے، قرآن عظیم نے کس جگہ فرمایا ہے کہ کوئی کبھی کسی مادہ کے حمل کو کسی طرح کسی تدبیر سے اتنا معلوم نہیں کر سکتا کہ نہ ہے یا مادہ اگر کہیں ایسا فرمایا تو نشان دو اور جب یہ نہیں تو بعض وقت بعض اناث کے بعض حمل کا بعض حال بعض تدبیر سے بعض اشخاص نے بعد جہل طویل اور عجز مدید کے بعض حالات بے جان کا فقیر محتاج ہو کر اس فانی و زائل و بے اصلی و بے حقیقت نام کے ایک ذرہ علم و قدرت سے (کہ وہ بھی بارگاہِ علیم و قدیر سے حصہ رسد چند روز سے چند روز کے لیے پائے اور اب بھی اسی کے قبضہ اقتدار میں ہیں۔ کہ بے اس کے کچھ کام نہ دیں) اگر صحرا سے ذرہ سمندر سے قطرہ معلوم کر لیا تو یہ آیات کریمہ کے کس حرف کا خلاف ہوا وہ خود فرماتا ہے:-

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ  
بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ  
جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو کچھ پیچھے اور وہ نہیں پاتے  
اس کے علم سے کسی چیز کو مگر جتنی وہ چاہے

تمام جہان میں روز اول سے ابد الابد تک جس نے کو کچھ جانا یا جانے کا سب اسی الا بما شاء کے استثنائیں داخل ہے جس کے لاکھوں کروڑوں سربفلک کشیدہ پہاڑوں سے ایک نہایت قلیل رذیل و بے مقدار ذرہ یہ آئہ بھی ہے۔ ایسا ہی اعتراض کرنا ہو تو بے گنتی گزشتہ و آئندہ باتوں کا جو علم ہم کو ہے اسی سے کیوں نہ اعتراض کرے جو صیغہ يعلم ما فی الارحام میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ مادہ کے پیٹ میں ہے۔ بعینہ وہی صیغہ يعلم ما بین ایدیہم و ما خلفہم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ آئے گا اور جو کچھ گزرا۔

جب ان بے شمار علوم تاریخی و آسمانی ملنے میں کسی عاقل مصنف کے نزدیک اس آیت کا کچھ خلاف نہ ہوا۔ نہ تیرہ سو برس سے آج تک کسی پادری صاحب کو ان علوم کے باعث اس آیت کریمہ پر لب کشائی کا جنون اچھلا تو اب ایک ذرا سی آلیا نکال کر اس آیت کا کیا بگاڑ متصور ہو سکتا ہے ہاں عقل نہ ہو تو بندہ مجبور ہے یا انصاف نہ ملے تو آنکھیاں بھی کورا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم

ثم اقول و بالله التوفیق۔ مفصلاً حق واضح کو واضح تر کروں اصل یہ ہے کہ کسی علم کی حضرت عزوجل سے تخصیص اور اس کی ذات پاک میں حصر اور اس کے غیر سے مطلقاً نفی چند وجہ پر ہے۔





انکار و اصرار و اشکبار و یہودہ گفتار سے پیش آنا کہ نہیں معلوم مگر حضرات انبیاء عرض کریں گے لا علم لنا ہمیں اصلاً علم نہیں لائے جنس کا ہے سلب مطلق فرمائیں گے یعنی وہی علم کامل کہ تحقیق حقیقہ علم اسی کا نام ہے اصلاً اس کا کوئی فرد ہمیں حاصل نہیں حق حقیقت تو یہ ہے جب اس سے تجاوز کر کے حقیقت عرفیہ یعنی مطلق دانستن کی طرف چلے خواہ بالذات ہو یا بالغیر۔ غنی ہو یا محتاج، سرمدی ہو یا حادث، ابدی ہو یا فانی، واجب ہو یا ممکن، ثابت ہو یا متغیر، تام ہو یا ناقص، بالکنہ ہو یا بالوجہ۔ بایں معنی مطلق علم کہ ایک آدھ چیز کے جاننے سے بھی صادق زہار مختص بحضرت عزت عظمیہ۔ نہیں نہ معاذ اللہ قرآن عظیم نے ہرگز کہیں اس کا دعویٰ کیا۔ بلکہ جس طرح معنی اول کا غیر کے لئے اثبات کفر ہے اس معنی کی غیر سے نفی مطلق بھی کفر ہے کہ یہ خود صد ہا نصوص قرآن عظیم بلکہ تمام قرآن عظیم بلکہ تمام ملل و شرائع و عقل و نقل و حس سب کی تکذیب ہوگی قرآن عظیم نے اپنے محبوبوں کے لئے بے شمار علوم عظیمہ ثابت فرمائے اور ان کے عطا سے منت رکھی

قال تعالیٰ

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۝

اور سکھا دیا اللہ نے تجھے اے نبی جو تجھے معلوم نہ تھا اور

اللہ کا فضل تجھ پر بہت بڑا ہے

وَبَشِّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ۝

اور فرشتوں نے ابراہیم کو مرثدہ دیا علم والے لڑکے کا

وَأَنَّهُ لَدُوْعِلْمٍ لِّمَاعْلَمِهِ

اور بے شک یعقوب علم والا ہے ہمارے علم و عطا فرمانے سے

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا

سکھا دیئے آدم کو سب نام

وَاذْكُرْ عَبْدًا نَاكِهًا وَاسْحَقْ

ويعقوب اولی الایدی و الابصار ۝

اور یاد کر ہمارے بندوں ابراہیم و اسحاق و یعقوب قدرت والوں

اور علم والوں کو

يرفع الله الذين امنوا منكم والذين اتوا العلم درجات

بلند کرے گا اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان والوں کو اور ان کو

جنہیں علم عطا ہوا درجوں میں

بلکہ عام بشر کو فرماتا ہے:-

○ الرحمن ○ علم القرآن ○ خلق الانسان ○ علمہ البیان ○  
رحمن نے سکھایا قرآن بنایا آدمی اسے بتایا بیان  
علم الانسان ما لم يعلم ○  
سکھایا آدمی کو جو نہ جانتا تھا  
واللہ اخرجکم من بطون امہتکم لا تعلمون شینا و جعل  
لکم السمع والا بصار و الافئدة لعلکم تشکرون  
اللہ نے نکالا تمہیں ماں کے پیٹ سے نرے نادان اور دیئے تمہیں  
کان اور آنکھ اور دل شاید تم حق مانو  
بلکہ عام تر فرماتا ہے:-

www.alahazratnetwork.org  
الم تر ان اللہ یسبح لہ من فی السموات  
والارض والطیر صفت کل قد علم صلاتہ و  
تسبیحہ واللہ علیم بما یفعلون ○  
کیا تو نے نہیں دیکھا اللہ کی پاکی بولتے ہیں جو آسمان و زمین میں ہیں اور  
پرندے پرا باندھے سب نے جان لی ہے اپنی نماز و تسبیح  
اور اللہ کو خوب خبر ہے جو وہ کرتے ہیں

تو کوئی اندھے سے اندھا بھی کسی آیت کا یہ مطلب نہیں کہہ سکتا کہ بایں معنی مطلق علم کو غیر سے نفی فرمایا ہے ہاں  
اس معنی پر علم مطلق غیر سے ضرور مسلوب اور یہ وجہ ہفتہم حصہ و تخصیص کی ہے یعنی تمام موجودات و ممکنات و مفہومات و  
ذات و صفات و نصب و اضافات و واقعات و مفہومات غرض ہر شے و مفہوم کو علم کا عام و تمام محیط و مستغرق ہونا کہ غیر متناہی  
معلومات کے غیر متناہی سلاسل اور ہر سلسلے کے ہر فرد سے غیر متناہی علوم متعلق اور یہ سب نا متناہی ہی نا متناہی علوم معا حاصل  
ہوں جن کے احاطہ سے کوئی فرد اصلاً خارج نہ ہو جسے فرماتا ہے:-

وان اللہ قد احاط بکل شیء علماً  
بے شک اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہوا



اور فرماتا ہے:-

علم الغیب لا یعزب عنه مثقال ذرة فی السموات ولا فی الارض ولا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتب مبین جاننے والا ہر چھپی چیز کا اس سے چھپی نہیں کوئی ذرہ بھر چیز آسمانوں میں نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر سب ایک روشن کتاب میں ہے

ایسا علم بھی غیر کے لئے محال اور دوسرے کے واسطے اس کا اثبات کفر و ضلال

کما بیناہ فی رسالتنا مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید ما نحن فیہ مولیٰ سجدہ و تعالیٰ نے اس وجہ ہفتم کی طرف اشارہ فرمایا کل النبی میں کلمہ کل اور ما تحمل من انشی میں کمرہ منفیہ پھر تاکید بہ من اور مافی الارحام عموم ما اور لام استغراق سے و علیٰ هذا لقیاس

اب آلہ محدث کی طرف چلے فقیر اس پر مطلع نہ ہوا نہ کسی سے اس کا کچھ حال سنا ظاہر ایسی صورت نہیں کہ جنہیں رحم میں بحال وفی ظلمت ثلاث تین اندھیروں میں رہے اور بذریعہ آلہ مشہود ہو جائے۔ اس کا جسم بالتفصیل آنکھوں سے نظر آئے کہ بعد میں علقو قم رحم سخت منضم ہو جاتا ہے جس سے میل سرمہ بدقت جائے اور اس جائے تنگ و تاریک جنیں محبوس ہو جاتا ہے وہ بھی یوں نہیں بلکہ اس پر تین غلاف اور چڑھے ہوتے ہیں ایک غشائے رقیق ملاقی جسم جنیں جس میں اس کا فضلہ عرق جمع ہو جاتا ہے اس پر ایک اور حجاب اس سے کثیف تر مسمیٰ بہ غشائے لفافی جسم جس میں فضلہ و بول جمع رہتا ہے اس پر ایک اور غلاف اکثف کہ سب کو محیط ہے جسے شیمہ کہتے ہیں ایسی حالت میں بدن نظر آنے کا کیا کل ہے تو ظاہر آ لے کا محصل صرف بعض علامات و امارات میئزہ منجملہ خواص خارجیہ کا بتانا ہوگا جس سے ذکور و انوثت کا قیاس ہو سکے جیسے رحم کی تجویف ایمن یا ایسر میں حمل کا ہونا یا اور بعض تجربات کہ تازہ حاصل کئے گئے ہوں اگر اسی قدر ہے جب تو کوئی نئی بات نہیں پہلے بھی مجربین قیاسات فارقہ رکھتے تھے جیسے دہنے یا بائیں طرف جنیں کی پیشتر جنبش یا حاملہ کی ران پستان راست یا چپ کے حجم میں افزائش یا سرہائے پستان میں سرخی یا اوداہٹ آنا یا رنگ روئے زن پر شادابی یا تیرگی چھاننا یا حرکات زن میں خفت ثقل پانا یا قارورے میں اکثر اوقات حرمت یا بیاض غالب و ذی یا عورت کے خلاف عادت بعض اطعمہ جیدہ یا ردیہ کی رغبت ہونی یا پشیم بود میں زراوند مدقوق بحسل سرشت کا صبح علی الریق حول اور ظہر تک مثل صائم رہ کر مزہ دہن کا امتحان کہ شیریں ہو یا تلخ الیٰ غیر ذلک مما یعرفہ اهل الفن ولکل شروط یراعیہا البصیر فیصیب الظن اور عجائب صنع الہی جلت حکمت سے یہ بھی محتمل کہ کچھ ایسی تدابیر القافر مائی ہوں جن سے جنین مشاہدہ ہی ہو جاتا ہو



مثلاً بذریعہ قواسم یا نچوں حجابوں میں بقدر حاجت کچھ توسیع و تفریح دے کر روشنی پہنچا کر کچھ شیشے ایسی اوضاع پر لگائیں کہ باہم تادیہ عکس کرتے ہوئے زجاج عقرب پر عکس لے آئیں یا زجاجات متخالفۃ الملائکی وضعیں پائیں کہ اھدہ بصریہ کو حسب قاعدہ معروضہ علم مناظر الغلاف دیتے ہوئے جنین تک لیجائیں جس طرح آفتاب کا کنارہ کہ ہنور افق سے دور اور مقابلہ نظر سے محبوب و مستور ہوتا ہے بوجہ اختلاف ملا و غلظت عالم نسیم ہمیں محاذات بصر سے پہلے ہی نظر آ جاتا اور طلوع حقیقی سے طلوع مرئی کہ وہی ملحوظ فی الشرع ہے پیشتر ہوتا ہے یوہیں جانب غروب بعد زوال محاذات و وقوع حجاب بھی کچھ دیر تک دکھائی دیتا اور غروب مرئی معتبر فی الشرع غروب حقیقی کے بعد ہوتا ہے۔ ولہذا فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے جب کبھی مواہرات زمجیہ سے محاسبہ کیا اور اسے مشاہدہ بصری سے ملایا ہے ہمیشہ نہاد عرفی کو نہار نجومی پر اس سے بھی زائد پایا ہے کہ طرفین طلوع و غروب میں تفاوت افقین حسی و حقیقی بحسب ارتفاع قامت معتدلہ انسانی و تفاسیل نیم قطر فاصل میان حاجب و مرکز کا مقتضی ہے، نیز اسی لئے فقیر کا مشاہدہ ہے کہ قرص شمس تمام و کمال بالائے افق مشہور ہونے پر بھی ظلمت شب و مطلع و مغرب میں نظر آتی ہے۔ حالانکہ مخروط ظلی و شمس میں ہرگز نیم دور سے کم فصل نہیں اور اختلاف منظر آفتاب غایت قلت میں ہے کہ مقدار عشر قطر تک بھی نہیں پہنچتا خیر کچھ بھی ہو ہم یہی صورت فرض کرتے ہیں کہ مجرد کسی امارت خارجہ کی بنا پر قیاس ہی نہیں بلکہ بذریعہ آلہ اعضائے جنین یا چناں و پنیں حجابات و کمین مشہود ہو جاتے ہیں بہر حال آخر تمام منشا و بنائے اعتراض مہمل صرف اس قدر کہ جو علم قرآن عظیم نے مولیٰ سبحہ و تعالیٰ کے لئے خاص مانا تھا ہمیں اس آلے سے حاصل ہو جاتا ہے حالانکہ لا واللہ

کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان

بقولہون الا کذبوا

کیا بڑا بول ہے جو ان کے منہ سے نکلتا ہے وہ تو نہیں کہتے مگر جھوٹ

ہم پوچھتے ہیں اس آلے سے تم کو اتنا ہی علم دیا ہے جو وجہ ہشتم عام و شامل میں ہے جس کا باری عزوجل سے خاص جاننا محال اور خود بحکم قرآن عظیم کفر و ضلال تھا جب تو اعتراض کتنا مولیٰ لیا اور کس درجہ کا جنون ہے کہ سرے سے مٹی ہی باطل و ملعون ہے۔

اس قسم علم یعنی دانستن کو اگرچہ کیسا ہی ہو حضرت عزت عزت عظمت سے قرآن عظیم نے کب خاص مانا تھا اس قسم کے کروڑوں علم عام انسان بلکہ تمام حیوانات کو روزانہ ملنے رہتے ہیں اور قرآن عظیم خود غیر خدا کے لئے انھیں ثابت فرماتا ہے ایک اس سے ملنے میں کیا نئی شاخ نکلی کہ آیت الہی کا خلاف ہو گیا یہ بھی اس علم الانسان مالہم یعلم کے ناپید کنار صحراؤں سے ایک ذلیل ذرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سکھایا یا آدمی کو جو اسے معلوم نہ تھا۔ دیکھو تمہیں ابھی آیت سنا چکا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ نے تمہیں نکالاماں کے پیٹ سے جاہل کہ کچھ نہ جانتے تھے پھر تمہیں عقل و ہوش و چشم و گوش دیئے کہ اس کا حق مانو تم نے اچھا حق مانا کہ اسی کی برابری کرنے لگے اور اگر یہ مقصود کہ اس سے تمہیں ان سات وجوہ مخصوصہ بحضرت باری تعالیٰ سے کسی وجہ کا علم مل گیا تو یہ اس سے بھی لاکھوں درجہ بدترین جنون ہے۔ کیا تمہارا یہ علم ذاتی ہے عطاء الہی سے نہیں اہل کتاب کہلاتے ہو شاید ایسا خدائی دعویٰ تو نہ کرو ابھی چند روز ہوئے تم اس آلے سے جاہل تھے۔ اللہ عزوجل نے تمہیں تمہاری بساط کے لائق عقل دی، ریاضی سکھائی، دنیا کمانے کی راہ بتلائی، تمہارے ذہن میں اس کا طریقہ ڈالا، آنکھیں ہاتھ جوارح دیئے، جن کے ذریعہ سے کام کر سکو، جس چیز کا کوئی آلہ بناؤ، اور جس چیز پر اسے استعمال میں لاؤ، انہیں تمہارے لئے مسخر کیا۔ اسباب مہیا کر کے تمہارے دل میں اس کا خیال ڈالا، پھر تمہارے جوارح کو کام کی طرف مصروف فرمایا، پھر محض اپنی قدرت کاملہ سے بنادیا، اور اس کا بننا تمہارے ہاتھوں پر ظاہر ہوا، تم سمجھے ہم نے اپنی قدرت اپنے علم سے بنالیا اندھے ہمیشہ ایسا ہی سمجھا کرتے ہیں جو ظاہری سبب کے غلام اور حلقہ بگوش اور مسبب و خالق و عالم و قادر حقیقی سے غافل و بیہوش ہیں، کذلک بطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار۔ جیسے قارون ملعون جسے اللہ عزوجل نے بے شمار خزانے دیئے دنیا بھر کی نعمتیں بخشیں جب اس سے کہا گیا احسن کما احسن اللہ الیک بھلائی کر جیسے اللہ نے تیرے ساتھ بھلائی کی۔ تو کافر کیا بکتا ہے انما اوتیہ علی علم عندی یہ تو مجھے ایک علم سے ملا ہے جو مجھے آتا ہے۔ پھر بدلہ دیکھا کس مزے کا چکھا۔

فخسفناہ و بدارہ الارض فما کان لہ من فئۃ ینصرونہ

من دون اللہ وما کان من المنتصرین ○

دھنسا دیا ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں پھر نہ ہوئے اس کے

کچھ یار کہ اسے بچا لیتے اللہ کی گرفت سے اور نہ وہ مدد لا سکا

اور اس علم کا غنی نہ ہونا خود بدیہی کی ایک بے جان آلے کی بودگی پر ہے۔ جب تک آلہ نہ تھا تو ڈاکٹر صاحب

کچھ نہ کہہ سکتے تھے کہ میم صاحب کے پیٹ میں مس میڈیم ہے یا باوالوگ۔

ازلی وابدی واجب کیسے کہہ سکتے ہو۔ جب تم خود ہی حادث فانی باطل ہوا زلی بڑی چیز ہے۔ ایام حمل ہی میں

مدتوں اپنے جہل و عجز کا اقرار کرنا پڑے گا جب تک نطفہ صورت نہ پکڑ لے پانی کی بوند یا خون بستہ یا گوشت کا ٹکڑا رہے

ڈاکٹر صاحب کی ڈاکٹری کچھ نہیں چل سکتی کہ نظر آتا ہے یا مادہ۔

کیا تمہارا علم ثابت و ناقابل نقصان و زیادت ہے استغفر اللہ قبل مشاہدہ کی حالت کو مشاہدہ اجمالی مشاہدہ اجمالی

کو نظر تفصیلی نظر تفصیلی بالائی کو نظر بعد تشریح عملی سے ملاؤ۔ حالت التفات و ذہول کا فرق دیکھو پھر طریق انسیان تو سرے



سے ارتقاع ہے کیا تمہارا علم کامل ہے حاشا للہ اضافات بتانے کی کیا قدرت کہ وہ غیر متناہی ہیں۔ مثلاً اس کے بدن کا کوئی ذرہ لے لیجئے اور اس کی ماں کے بدن اور تمام اجسام عالم میں جتنے نقطے فرض کئے جاسکتے ہیں اس کے بدن کے ہر ذرہ کا اس ہر نقطہ ارضی و سماوی و شرقی و غربی و جنوبی و شمالی و نزدیک و دور و موجود و حال و ماضی و استقبال سے بعد بتاؤ یہ لاتعداد لا تحصى خطوط جو ہر نقطہ جسم جنین سے تمام نقاط عالم تک نکل کر بے حدود بے شمار زاویے بناتے آئے۔ ہر زاویے کی مقدار بولو۔ نہ سہی یہی بتاؤ کتنے خطوط پیدا ہونگے۔ نہ سہی یہی کہہ دو کہ تمام اجسام جہان میں کتنے نقطے نکلیں گے نہ سہی اتنا ہی کہو کہ صرف جنین کے بدن میں کس قدر نقاط مانیں جائیں گے اور جب یہ ادنیٰ علم جو علوم الہیہ متعلقہ جنین کے کروڑہا کروڑ کے حصوں سے ایک حصہ بھی نہیں ایک جنین میں بھی اس قلیل کے اقل القلیل حصہ کا جواب نہیں دے سکتے اگرچہ دنیا بھر کے ڈاکٹر و پادری اکٹھے ہو جاؤ تو باقی علوم کی کیا گنتی ہے۔ حالانکہ واللہ العظیم یہ تمام علوم تمام نسبتیں تمام خطوط تمام نقاط تمام زاویے تمام مقادیر گزشتہ و موجودہ و آئندہ تمام جن و بشر و حیوانات کے تمام حملوں میں رب العزت آن واحد میں معائنہ ازلہ ابداً جانتا ہے اور یہ اس کے بحار علوم سے ایک قطرہ بلکہ بے شماریم سے ادنیٰ نعم ہے اور یہ سب کا سب مع ایسے ایسے ہزار ہا علوم کے جن کی اجناس کلیہ تک بھی وہم بشری نہ پہنچ سکے شمار افراد و درکنار سب انھیں دو کلموں کی شرح میں داخل ہیں کہ **یعلم ما فی الاحرام** جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں ہے تمہاری تنگ نظری کوتاہ فہمی و لفظ لکھ کر ایسے سستے سمجھ لئے کہ ایک الہ کی ناچیز و بے حقیقت ہستی پر علم ارحام کے مدعی بن بیٹھے ہاں نصب و اضافات کو جانے دو کہ نہ متناہی ہیں معدود و محدودی اشیاء بتاؤ اور وہ بھی کسی ایک جنین کی نسبت اور وہ بھی خاص اپنے گھر کے آدمی کو گھر کا حال خوب معلوم ہوتا ہے اپنا اور اپنی جو رو کا واقعہ تو خود اسی پر گزرا اس کے سامنے ہی گزرا اور اوپر سے مدد دینے کو آلہ موجود کوئی پادری صاحب آلہ لگا کر بولیں کہ جس وقت ان کی میم صاحب کو پیٹ رہا نطفہ کتنے وزن کا گرا تھا، اس میں کتنے حیوان منوی تھے، گرتے وقت رحم کے کس حصہ پر پڑا، رحم میں کتنی دیر بعد حمل و نقرہ میں مستقر ہوا، جب سے اب تک کتنا خون حیض اس کے کام آیا، یہ اصل نطفہ کس کس غذا کے، کس کس جز، اور کتنے وزن کا فضلہ تھا، وہ کہاں کی مٹی سے پیدا ہوئی تھی، کھانے کے کتنے دیر بعد اس نے صورت نطفیہ اخذ کی تھی، جس سے اب تک ایک ایک منٹ کے فاصلے پر، اس وزن و مساحت و ہیئت میں کیا کیا، اور کتنا کتنا تغیر ہوا، حوادث مذکور بالا کے باعث جب سے اب تک میم صاحبہ کے رحم شریف کتنے بار، اور کتنی کتنی دیر کو، اور کس کس قدر سٹھی، پھیلی، پچھ کتنی دفعہ، اور کس کس قدر، اور کدھر کدھر پھڑ پھڑایا، ہر جنبش پر وضع اعضاء میں کیا کیا تغیر ہوا، یہی سب احوال اب سے پیدا ہونے تک کس کس طرح گزریں گے، منٹ منٹ پر وضع و وزن و مساحت و مکان و حرکت و سکون و غذا و احوال جنین و رحم میں کیا کیا تغیرات ہونگے، باوالوگ رحم شریف میں کب تک بسیں گے، کس گھنٹے منٹ سکند پر برآمد ہوں گے، پہلے کونسا عضو آگے بڑھائیں گے، اس وقت کتنے فرہ، کتنے دراز ہوں گے، دروازہ برآمد کی وسعت کس مقدار مخصوص تک چاہیں گے



آسانی گزر کو کتنی رطوبت کی پچکاریاں ساتھ لائیں گے، آپ کئے بار زور لگائیں گے، میم صاحب سے کتنے کرائیں گے، کوئی چیخ پر باہر آئیں گے، برآمد بھی ہوں گے یا کچے ہی گر جائیں گے، جی بچے تو کیا عمر پائیں گے، کہاں کہاں بسیں گے، کیا کیا کھائیں گے، کس کس مشن میں لوٹے پڑھائیں گے، الٰہی غیر ذلک مما لا یعد ولا یحصى واللہ تمام عالم کی تمام ماضی و موجودہ و مستقبل حملوں، رحموں کے ایک ایک ذرہ احوال مذکورہ وغیرہ مذکور گزشتہ و موجودہ و آئندہ کو رب العزت عزوجل کا علم ازلا ابد احوال تفصیلاً محیط ہے اور یہ سب انھیں دو پاک کلمہ بعلم مافی الارحام کی شرح میں داخل۔ تم اپنے ہی گھر کے ایک ہی پیٹ کے مختصر احوال کے کروڑوں حصوں سے ایک حصہ کا بھی ہزارواں حصہ نہیں بتا سکتے اور عالم ارحام بننے کے بعد مدعی، نہ سہی ماضیہ و آتیہ کو بھی جانے دو صرف موجودہ ہی لو اور حالات میں بھی فقط موجودہ ہی پر قناعت کرو۔

کیا انھیں کو تمہارا علم عام ہے سبحن اللہ

اولا ان کا بھی علم بالفعل کہاں تمام عالم میں جتنے حمل اس وقت موجود ہیں سب کی کتنی تو کوئی بتا ہی نہیں سکتا سب کے حال پر اطلاع کجا ثانیاً اچھا علم بالفعل سے بھی گزر دو۔ صرف بذریعہ امکان علم ہی پر قناعت کرو کہ گو ہمیں کچھ معلوم نہیں مگر جو پاس آئے اور قدرت ملے تو آلہ لگا کر جان سکتے ہیں اگرچہ صاف ظاہر ہے یہ علم نہ ہوا کھلا جہل و اقرار جہل ہوا تاہم موجودہ حملوں میں آدمی کے حمل اور ہر گونہ جانور طیر و وحش و سباع و بہائم و ہوام سب کے سب گاہ داخل کوئی پادری صاحب آلہ آپ لگا کر یا کسی ڈاکٹر صاحب سے لگوا کر بتائیں تو کہ چیونٹی کے پیٹ میں کئے انڈے ہیں ان میں کتنی چیونٹیاں اور کتنے چیونٹے ہیں۔ ایک چیونٹی کیا فحاش کے سوا سب پرند اور تیز مچھلیاں، سانپ، گرگٹ، گوہ نا کا مستفقور وغیرہ لاکھوں جانور کہ انڈے دیتے ہیں پادری صاحب کی حکمت سب جگہ بیکار ہے کیا یہ بعلم مافی الارحام میں داخل نہ تھے ثالثاً اور اتروں فقط بچے ہی والوں پر قناعت سہی کیا ان سب کے پیٹ آلے کے قابل ہیں رابعاً خامساً تا عاشراً وغیرہ اس سے بھی درگزر کروں فقط قابل آلہ بلکہ فقط انسان بلکہ فقط امریکہ یا انگلستان بلکہ فقط پادریان بلکہ فقط پادری قلاں بلکہ ان کے گھر کا بھی ایک فقط ایک ہی پیٹ وہ بھی فقط اسی وقت جب بچہ خوب بن لیا اور اپنی نہایت تصویر کو پہنچ چکا اور وہ بھی فقط اتنی ہی دیر کے لئے جب کہ میم صاحب کے پیٹ میں آلہ لگا ہوا ہے کام کروں اب تو لاکھوں عموم کے دریاسٹ کر صرف بالشت بھر کی ایک ہی گڑھیا کی تلاش رہ گئی کیوں پادری صاحب کیا آپ کے مافی الرحم میں صرف بچے کا آلہ تامل داخل ہے کہ زماہ بتایا اور بعلم مافی الارحام صادق آیا اس کے اعضائے اندرونی کیا رحم میں نہیں جنین کے دل و دماغ گردے شش سپر زمٹانے تلخے امعا معدے رگ پٹھے عظم عصلے ایک ایک پرزے کا وزن مقدار مساحت۔ طول و عرض و عمق فرہی لاغری کے اختلافات غرض سب حالات صحیح صحیح متحقق مفصل نہ فقط شرابی کی رزق رزق یا اندھے کی انکل بیان کرو۔ اچھا

جانے دو اندرونی اعضا سے آلہ و آلہ پرست سب کورے کور ہیں بیرونی ہی سطح کا حصہ ہے۔ بولوس میڈیم جو پیٹ میں جلوہ آرا ہیں ان کے سر پر کتنے بال ہیں ہر بال کا طول کس قدر عرض کتنا عمق کس قدر وزن کتنا جلد میں مسام کتنے ہیں ہر سوراخ کے ابعاد ثلثہ کیا کیا ہیں ان میں کتنے باہم ایک دوسرے سے ۱۳-۹ کی نسبت رکھتے ہیں ہر ایک باقی سے کتنا متفاوت ہے بغل اور سینے اور ران اور پیڑ و دونوں لب بالا چار و لب زیریں وغیرہ جوڑوں و وصلوں میں ہر ایک کا زاویہ کس قدر حد و نہایت تک پھیل سکتا ہے۔ کے درجے دقیقے ثانیے عاشرے وغیرہا تک پہنچتا ہے دس تجاویف ظاہرہ میں طبعاً قسراً کہاں تک پھیلنے کی قابلیت ہے کہ اس میں ذرہ بھر قسر زائد واقع ہو تو قطعاً خارق ہو اور اس حد تک یقیناً تحمل کے قابل و لائق ہو۔ تجاویف حاصلہ و تجاویف صالحہ میں ہر جگہ کتنا ہی تفرقہ ہو الی غیر ذلک من الاحوال الزاہرة فی السطوح الظاہرة۔ یہ تمام تفصیل تو يعلم مافی الارحام کے لاکھوں سمندروں سے ایک خفیف قطرہ بھی نہیں اسی کو بتا دو۔

فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التي

وقودها الناس والحجارة اعدت للكافرين

پھر اگر نہ بتاؤ اور ہرگز نہ بتا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا

ایندھن ہیں آدمی اور پہاڑ۔ تیار رہی ہے کافروں کے لئے

www.alphazratnetwork.org

بالجملہ اس اعتراض کی ایک بہت ناقص نظیر یہ ہو سکتی ہے کہ بادشاہ تمام روئے زمین اپنی مدح کرنے میں ہوں، مالک خزانے عامرہ میں ہوں، صاحب اموال متکاثرہ میرے لئے ہیں بلاد و قریے کے محصول، پہاڑوں کے حاصل، صحراؤں کی کانیں، دریاؤں کے محاصل۔ یہ سن کر ایک بے ادب، گستاخ، فقیر، قلاش، گداگر، بے معاش، لٹچا، لولا، اندھا، ہیولی چوڑوں کے بل گھسٹا، بادشاہ ہی کے کسی گاؤں میں، بادشاہ ہی کی رعیت سے، ہاتھ پاؤں جوڑ کر، بادشاہ ہی کے دیئے ہوئے مال سے، ایک پھوٹی کوڑی مانگ لائے، اور سر بازار تالیاں بجائے کہ لیجئے بادشاہ تو اپنے ہی آپ کو مالک خزانے و اموال و محاصل معادن و بحار و جبال بتاتا تھا۔ یہ دیکھو مدتوں مصیبت جھیل کر پاڑ پھیل کر ہم نے بھی ایک کافی کوڑی پائی ہے کیوں ہم بھی مالک خزانے و محاصل بحار ہوئے یا نہیں؟ مسلمانو! نہ فقط مسلمانو ہر قوم کے عاقلو! کیا اس اندھے کا ہلکا سالقب مجنوں نہ ہوگا۔ اس سے یہ نہ کہا جائے گا کہ او بے عقل اندھے! کیا بادشاہ نے کہیں یہ فرمایا تھا کہ ہمارے خزانہائے عامرہ کے سوا ممکن نہیں کسی کے پاس کوئی پھوٹی کوڑی نکل سکے اگرچہ ہماری عطا کی ہوئی ہو۔ حاش للہ سلطان نے تو جا بجا صاف فرما دیا ہے کہ ہم نے اپنی رعایا کو بہت اموال کثیرہ عطا یا ئے عزیزہ انعام فرمائے ہیں اور ہمیشہ فرمائیں گے۔ ہاں اصل مالک ہمارے سوا کوئی نہیں نہ ہمارے برابر کسی کا خزانہ ہو۔ او مجنوں اندھے! کیا یہ بھیک کی کوڑی لا کر تو اس کا ذاتی مالک بے عطائے سلطانی ہو گیا۔ یا اس پھوٹی کوڑی سے تیرا مال خزانے شاہی کے برابر ہو گیا۔ اور جب کچھ نہیں تو کس ملعون



کے بنا پر فرمان شاہی کی تکذیب کرتا اور قہر جبار قہار سے نہیں ڈرتا ہے۔

ہاں ہاں یہ پادری معترض اس سے بھی بدتر حالت میں ہے۔ اندھا فقیر اور وہ بادشاہ کبیر دونوں ان باتوں میں کانٹے کی تول کے برابر ہیں۔ کہ دونوں مالک بالذات نہیں دونوں مالک حقیقی نہیں، دونوں کی ملک مجازی حادث دونوں کی ملک فانی زائل۔ دونوں حقیقت میں نرے محتاج۔ دونوں بے شمار خزانوں کے مجازاً بھی مالک نہیں پھر اس کوڑی کو اس کے خزانے سے ایک نسبت ضرور ہے کہ دونوں معدود دونوں محدود اور ہر متناہی کو دوسرے متناہی سے کچھ نسبت ضرور دے سکتے ہیں اگرچہ نسب نما میں ہزار صفر لگا کر بخلاف علم حقیقی خالق و علم اسمی مخلوق جن میں اصلاً کوئی تناسب ہی نہیں وہ ذاتی یہ عطائی، وہ غنی یہ محتاج، وہ ازلی یہ حادث، وہ ابدی یہ فانی، وہ واجب یہ ممکن، وہ ثابت یہ متغیر، وہ کامل یہ ناقص، وہ محیط یہ قاصر، وہ ازلاً ابداً نامتناہی در نامتناہی یہ ہمیشہ ہر وقت معدود و محدود۔ پھر متناہی کو نامتناہی سے کوئی نسبت بتا ہی نہیں سکتے کہ یہ اس فلاں کا حصہ ہے بھلا اس اندھے کو تو ہر عاقل مجنون کہتا ان اندھوں کو کیا کہا جائے یہ تو مجنوں سے بھی کئی لاکھ درجے بد تر ہوئے اور اندھے پن میں بھی اس سے کہیں بڑھ کر۔ اس کی آنکھیں تو باقی ہیں اگرچہ بے نور ہیں یہاں آنکھوں کا نشان تک نہیں، ہاں ہاں کوئی آنکھیں یہ دو چٹکی کوڑیاں نہیں جو خرد و خوک سب کے منہ پر لگی ہوتی ہیں بلکہ یہی کی جنہیں قرآن عظیم میں فرماتا ہے:-

فانہا لا تعمی الابصار و لكن تعمی

القلوب التی فی الصدور ۝

تو ہے یوں کہ ان کافروں کی آنکھیں اندھی نہیں وہ دل

کے اندھے ہیں جو سینوں میں ہیں

والعیاذ باللہ رب العلمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ خیر کسی کافر سے تو کیا شکایت

مجھے تو ان نا سمجھ مسلمانوں سے تعجب آتا ہے جو مہمل و بے معنی شکوک و اہیہ سن کر متحیر ہوتے سبحن اللہ۔ اللہ کہاں۔ اللہ رب السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ سمجھو و تعالیٰ اور کہاں کوئی بے تمیز لونگا ہیولی ہتھیہ ناپاک ناشستہ کھڑے ہو کر مومن

والا ع

نہیں کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی

خدا را انصاف وہ عقل کے دشمن دین کے رہزن جنم کے کودن کہ ایک اور تین میں فرق نہ جانیں ایک خدا کے تین

مانیں پھر ان تین کو ایک ہی جانیں بے مثل بے کفو کے لئے جو رو بتائیں بیٹا ٹھہرائیں اس کی پاک باندی ستھری کواری

پاکیزہ بتول مریم پر ایک بڑھئی کی جو رو ہونے کی تہمت لگائیں پھر خاوند کی حیات خاوند کی موجودگی میں بی بی کے جو بچہ



ہو اسے دوسرے کا گائیں خدا اور خدا کا بیٹا ٹھہرا کر ادھر کافروں سے سولی دلوائیں۔ ادھر آپ اس کے خون کے پیاسے بوٹیوں کے بھوکے روٹی کو اس کا گوشت بنا کر در در چبائیں۔ شراب ناپاک کو اس پاک معصوم کا خون ٹھہرا کر غٹ غٹ چڑھائیں دنیاویوں گزری ادھر موت کے بعد کفارے کو اسے بھیٹ کا بکرا بنا کر جہنم بھجوائیں۔ لعنتی کہیں ملعون بنائیں۔ اے کھن اللہ اچھا خدا جسے سولی دی جائے۔ عجب خدا جسے دوزخ جلانے طرفہ خدا جس پر لعنت آئے۔ جو بکرا بنا کر بھیٹ دیا جائے۔ اے کھن اللہ باپ کی خدائی اور بیٹے کو سولی۔ باپ خدا بیٹا کس کھیت کی مولیٰ، باپ کے جہنم کو بیٹے ہی سے لاگ، سرکشوں کی چھٹی بے گناہ پر آگ، امتی ناجی رسول ملعون، معبود پر لعنت بندے مامون۔ تف تف وہ بندے جو اپنے ہی خدا کا خون چکھیں اسی کے گوشت پر دانت رکھیں۔ اف اف وہ گندے جو انبیاء اور رسول پر وہ الزام لگائیں کہ بھنگی چمار بھی جن سے گھن کھائے سخت فحش بیہودہ کلام گڑھیں اور کلام الہی ٹھہرا کر پڑھیں زہ زہ ہنگی نہ نہ تعظیم پہ پہ تہذیب قہ قہ تعلیم

امثال کے لئے دیکھو بائبل پرانا عہد نامہ۔ یسعیاہ نبی کی کتاب باب ۲۲ درس ۱۵ تا ۱۷ خدا کا معاذ اللہ زنا کی خرچی کو مقدس ٹھہرانا اور اپنے خاص مقریوں کے لئے اسے چن رکھنا کہ کھائیں اور متائیں۔ ایضاً کتاب پیدائش باب ۱۹ درس ۳۰ تا ۳۸ سیدنا لوط علیہ السلام کا معاذ اللہ اپنی ہی دختر سے زنا کرنا اور بیٹیوں کا باپ سے حاملہ ہو کر بیٹے جننا۔ ایضاً کتاب دوم سمویل نبی باب ۱۱ درس ۲ تا ۵ سیدنا داؤد علیہ السلام کا اپنے ہمسائے کی خوبصورت جو رو کو نگنی نہاتے دیکھ کر بلانا اور معاذ اللہ اس سے زنا کر کے پیٹ رکھنا ایضاً کتاب حزقیل نبی باب ۲۳ درس یکم تا ۲۱ معاذ اللہ خدا کی دودو جوروں کا قصہ اور سخت شرمناک الفاظ میں ان کے بے حد زنا کاریوں سے شہوت رانیوں کا تذکرہ نیا عہد نامہ پولس رسول کا خط گلیتوں کو باب ۳ درس ۱۳ انصاری کے، یسوع مسیح مصنوع کا ملعون ہونا الی غیر ذلک مما لا یعد ولا یحصى

امنا بالله وما انزل الینا وما انزل الی ابراهیم و اسمعیل و اسحق و یعقوب والا سباط وما اوتی موسیٰ و عیسیٰ وما اوتی النبیون من ربهم لا نفرق بین احد منهم ونحن له مسلمون الا لعنة الله علی الظلمین ○ الذین یصدون عن سبیل الله ویغونها عوجاً وهم بالآخرة هم کفرون ○ ان الذین یفترون علی الله الکذب لا یفلحون ○ فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیهם ثم یقولون هذا من عند الله لیشتروا به ثمناً قليلاً فویل لهم مما کتبت بایدیهם ویل لهم مما یکسبون ○

اللہ اللہ یہ قوم۔ یہ قوم یہ سراسر لوم یہ لوگ جنہیں عقل سے لاگ جنہیں جنوں کا روگ یہ اس قابل ہوئے کہ خدا پر اعتراض کریں اور مسلمان ان کی لغویات پر کان دھریں انا اللہ وانا الیہ راجعون

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ یہ پہلے اپنی ساختہ بائبل کو تو سنبھالیں قاہر اعتراض باہر ایراد اس پر سے اٹھالیں۔ انگریزی میں ایک مثل کیا خوب ہے کہ شیش محل کے رہنے والو پتھر پھینکنے کی ابتدائہ کرو یعنی رب جبار قہار کے محکم قلعوں کو تمہاری کنکریوں سے کیا ضرر پہنچ سکتا ہے مگر ادھر سے ایک پتھر بھی آیا تو حجارۃ من سجيل کا سماں کعصف ماکول کا مزہ چکھا دیگا۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون و اخر دعونا ان  
الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی خاتم النبیین  
سیدنا ومولانا محمد و الہ واصحبہ اجمعین۔ امین

عبدہ المذنب احمد رضا بریلوی عفی عنہ

www.alahazratnetwork.org

محمد بن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم